حسینؑ رب کا ولی

کمال ہے کہ خدا کا کمال ہے شبیرؑ
فنا پزیر ہیں سب لازوال ہے شبیرؑ
جلالِ رب کی قسم ذوالجلال ہے شبیرؑ
سجودِ رب میں نبیؐ کا خیال ہے شبیرؑ
حسینؑ فکرِ بشر میں نہیں سمائے گا
خدا بھی اب کوئی ایسا نہیں بنائے گا

ازل پہ صاحبِ مسند دکھائی دیتا ہے
حدودِ ذات میں بے حد دکھائی دیتا ہے
ضیائے عالمِ سرمد دکھائی دیتا ہے
یہ خود نبیؐ کو محمدؐ دکھائی دیتا ہے
صفاتِ رب کا یہ آئینہ دار لگتا ہے
بشر کی شکل میں پروردگار لگتا ہے

خدائی راز ہے اور اُس کا رازداں ہے حسینؑ
خدا کی ساری خدائی کا ترجماں ہے حسینؑ
مچلتی دھوپ میں رحمت کا سائباں ہے حسینؑ
سناں پہ بولی جو قرآں نے وہ زباں ہے حسینؑ
مثالِ عظمِ شہہِ مشرقین کوئی نہیں
حسینؑ ایک ہے دوجا حسینؑ کوئی نہیں

مثالِ ربِ جلی بے نیاز ہے شبیرؑ 297
نبوتوں کے لئے چارہ ساز ہے شبیرؑ
جوازِ دینِ نبیؐ کا جواز ہے شبیرؑ
نماز نے جو پڑھی وہ نماز ہے شبیرؑ

رکے تھے ربِ جلی کے اصول سجدے میں
حسینؑ دوش پہ تھے اور رسولؐ سجدے میں

دل و نگاہِ نبیؐ کا سرور ہے شبیرؑ
ہر ایک جبر کی ساعت سے دور ہے شبیرؑ
شعارِ دینِ خدا کا شعور ہے شبیرؑ
انا یہ کہتی ہے میرا غرور ہے شبیرؑ

زباں سے اِس کی ہی قرآں کلام کرتا ہے
اِسے تو سجدہ بھی جھک کر سلام کرتا ہے

خدا ہے کیا یہ بتایا اِسی کے سجدے نے
خدا سے ہم کو ملایا اِسی کے سجدے نے
خدا کا دین بچایا اِسی کے سجدے نے
وجودِ شرک مٹایا اِسی کے سجدے نے

اِک اور کعبہ سرِ خاکِ کربلا ہوتا
اگر یہ سجدہ نہ کرتا تو یہ خدا ہوتا

حسینؑ ہی نے کیا قرض زندگی کا ادا 297
اذاں اذاں میں رواں ہے حسینؑ ہی کی صدا
صراطِ حق بھی یہی ہے یہی ہے راہِ خدا
حسینؑ ہی نے کیا حرؑ کو حرملا سے جدا
حسینؑ راہ کے پتھر سے دُر بناتا ہے
حسینؑ آج بھی قیدی کو حرؑ بناتا ہے

یہ کائنات میں جو صبح و شام باقی ہے
یہ جو زمین و زماں کا نظام باقی ہے
یہ جو رسولِ خداؐ کا پیام باقی ہے
یہ جو رکوع و سجود و قیام باقی ہے
ثبوت ہے کہ شہہِ مشرقینؑ زندہ ہے
یزید مارا گیا ہے حسینؑ زندہ ہے

حسینؑ نوعِ بشر کی اماں ہے نور علیؑ
حسینؑ خانہِ کعبہ کی جاں ہے نور علیؑ
حسینؑ کلمہِ حق کی زباں ہے نور علیؑ
حسینؑ تجھ پہ بہت مہرباں ہے نور علیؑ
حسینؑ تجھ پہ اگر مہرباں نہیں ہوتا
تو یوں قلم تیرا محوِ اذاں نہیں ہوتا